سورة هود

آیات ۳۱ - ۴۱

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْٓ
اَعْیُنُكُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّیْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ
جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ
شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿٣٣﴾ وَلَا یَنْفَعُكُمْ نُصْحِیْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ
یُّغْوِیَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ؕ ﴿٣٤﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَاَنَا
بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿٣٥﴾ ع
وَاُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۚۖ ﴿٣٦﴾
وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَیَصْنَعُ
الْفُلْكَ ۫ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ
كَمَا تَسْخَرُوْنَ ؕ ﴿٣٨﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَیَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿٣٩﴾ حَتّٰۤی
اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ
الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِیْلٌ ﴿٤٠﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ
مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿٤١﴾

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ښ اِنِّىْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۳۱

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ - اور نہ میں کہتا ہوں تم سے کہ

عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ - میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں

خَزَآئِنُ ، خَزَانَةٌ کی جمع - خزانے

وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ - اور نہ میں جانتا ہوں غیب کی باتیں

وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ - اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں

وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ - اور نہ میں کہتا ان کے لیے جن کو

تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ - حقیر دیکھتی ہیں تمہاری آنکھیں

(ز ر ي)

اِزْدَرَى يَزْدَرِيُ ، اِزْدِرَاءً (VIII)
حقیر سمجھنا، حقارت سے دیکھنا

لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا - (کہ) ہرگز نہیں دے گا ان کو اللہ کوئی بھلائی

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ - اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے

اِنِّىْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ - (اگر میں یہ کہوں تو) بیشک میں پھر تو یقیناً ظالموں میں سے ہوں گا

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْۤ
اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّيْۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، نہ یہ کہتا ہوں کہ میں غیب کا علم رکھتا
ہوں، نہ یہ میرا دعویٰ ہے کہ میں فرشتہ ہوں اور یہ بھی میں نہیں کہہ سکتا کہ جن لوگوں کو تمہاری
آنکھیں حقارت سے دیکھتی ہیں انہیں اللہ نے کوئی بھلائی نہیں دی ان کے نفس کا حال اللہ ہی بہتر
جانتا ہے اگر میں ایسا کہوں تو ظالم ہوں گا

I do not say to you that I possess Allah's treasures, nor that I have access to the realm beyond the ken of sense-perception, nor do I claim to be an angel. Nor do I say regarding those whom you look upon with disdain that Allah will not bestow any good upon them. Allah knows best what is in their hearts. Were I to say so I would be one of the wrongdoers.

محمد اقبال

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِىْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِىْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ ۖۚ اِنِّىْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۳۱

رسول ہونے پر اعتراضات کا جواب

- یہ اس اعتراض کا جواب ہے جو آیت ۲۷ میں کیا گیا کہ تم تو ہماری طرح کے ہی ایک انسان ہو (مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا)، ان کے نزدیک بشریت اور نبوت میں تضاد تھا
- نوح علیہ السلام کا جواب کہ تم جن باتوں کو بطور اعتراض مجھ پر وارد کر رہے ہو، میں نے ان کا دعویٰ کب کیا ہے؟ میں نے کب کہا ہے کہ میرے پاس خدا کے خزانوں کی کنجیاں ہیں، یا میں غیب دان ہوں یا کوئی فرشتہ ہوں ؟
- کائنات کے خزانوں پر تسلط، علم غیب کا جاننا، اور فرشتہ ہونا پیغمبر ہونے کی شرائط اور خصائص میں سے نہیں ہے۔
- میں ان باتوں میں سے کسی بات کا بھی مدعی نہیں ہوں۔ میں تو صرف خدا کا رسول ہوں اور تمہیں صرف وہ بتا رہا ہوں جو پیغام دے کر اس نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے، یعنی عقائد، اخلاق اور تمدن میں رہبری کے لیے، اور تم مجھ سے ماضی و مستقبل کی خبریں، غیب کی باتیں او کبھی پہلیاں بجھواتے ہو
- اور جن غریب ایمان للانے والوں کو تم حقیر جانتے ہو، ان کے بارے میں تمہاری طرح یہ نہیں کہتا کہ اللہ انہیں دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے ان کی غربت کی وجہ سے محروم رکھے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ ظاہر کو نہیں دیکھتا بلکہ دل کو دیکھتا ہے۔ اگر ان کا باطن درست ہوا، انکا سینہ نور توحید سے منور ہوا تو ان کی ظاہری خستہ حالی کے باوجود وہ انہیں اپنی خیرات و برکات سے مالا مال کر دیگا
- تبلیغ کی حکمت۔ قوم کے سرداروں سے کہا کہ وہ جو غریب و نادار لوگوں کے متعلق تم کہتے ہو اگر میں بھی ایسا کہوں تو میں ظالم ہوں گا (انہیں یہ بھی بتا دیا کہ تم ایسی بات کہہ کر بہت بڑے ظلم کے مرتکب ہوتے ہو لیکن بلواسطہ حمت کے ساتھ)

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا ۔ انھوں نے کہا اے نوح ! یقیناً تو نے ہم سے جھگڑا کیا

جَادَلَ يُجَادِلُ ، مُجَادَلَة
جھگڑا / بحث کرنا (III)

فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا ۔ اور بہت جھگڑا کرلیا

جِدَال جھگڑا

فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ ۔ پس اب لے آؤ ہم پر وہ جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے

وَعَدَ يَعِدُ ، وَعْدًا وعدہ کرنا

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۔ اگر ہو تم سچوں میں سے

قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ ۔ انھوں (نوحؑ) نے کہا درحقیقت لائے گا تم پر

بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ ۔ اس (عذاب) کو اللہ اگر چاہے گا

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۔ اور نہیں ہو تم کسی طرح عاجز کرنے والے (اللہ کو)

وَلَا يَنْفَعُكُمْ ۔ اور نفع نہیں دے گی تم کو

نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ ۔ میری خیر خواہی اگر میں چاہوں

نُصْح نصیحت، خیر خواہی

أرادَ يُرِيد ، إرادة اراده کرنا

اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۗ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع

اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ - کہ میں خیر خواہی کروں تمہاری | نَصَحَ يَنْصَحُ ، نَصْحًا ونُصْحًا - نصیحت (خیر خواہی) کرنا

اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ - (جبکہ) اگر ہو اللہ کا ارادہ

اَنْ يُّغْوِيَكُمْ - کہ وہ گمراہ کرے تم کو | غَوَى يَغْوِي- گمراہ ہونا، بھٹکنا | أغْوَى يُغْوِي ، إغْواءً- گمراہ کرنا، بھٹکانا (VI)

هُوَ رَبُّكُمْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ - وہ تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ - کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ گھڑ لیا ہے اس نے اس (قرآن) کو | اِفْتَرَاء - گھڑنا (VIII)

يَقُوْلُوْنَ سے مراد، کفارِ مکہ (لیکن قوم نوحؑ کے کفار بھی مراد ہو سکتے ہیں)

قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ - کہو ! اگر میں نے یہ خود گھڑا ہے

فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ - تو میرے اوپر ذمہ داری ہے میرے اس جرم کی | اِجْرَام ، جُرْم کی جمع (جرم، قصور)

وَاَنَا بَرِيْٓءٌ - اور میں بری ہوں | بَرِيْءٌ - بری، بے تعلق

مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ - ان (جرائم) سے جو تم کرتے ہو۔

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٣٣﴾
وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۟ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٤﴾ؕ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ
فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَ اَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿٣٥﴾ۧ

آخر کار ان لوگوں نے کہا کہ "اے نوحؑ، تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت کر لیا اب تو بس وہ عذاب لے آؤ جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو اگر سچے ہو۔ نوحؑ نے جواب دیا "وہ تو اللہ ہی لائے گا، اگر چاہے گا، اور تم اتنا بل بوتا نہیں رکھتے کہ اسے روک دو، اب اگر میں تمہاری کچھ خیر خواہی کرنا بھی چاہوں تو میری خیر خواہی تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی جبکہ اللہ ہی نے تمہیں بھٹکا دینے کا ارادہ کر لیا ہو، وہی تمہارا رب ہے اور اُسی کی طرف تمہیں پلٹنا ہے۔ اے محمدؐ، کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اِس شخص نے یہ سب کچھ خود گھڑ لیا ہے؟ ان سے کہو "اگر میں نے یہ خود گھڑا ہے تو مجھ پر اپنے جرم کی ذمہ داری ہے، اور جو جرم تم کر رہے ہو اس کی ذمہ داری سے میں بری ہوں

They said: 'O Noah! Surely you have disputed with us and have prolonged your dispute. Now bring upon us the chastisement that you threaten us with; do so, if you are truthful. Noah said: 'Only Allah will bring it upon you if He so wills, and you will be utterly unable to frustrate that. If I want to give you good advice that will not profit you if Allah Himself has decided to let you go astray. He is your Lord, and to Him will you be returned. (O Muhammad!) Do they say that he himself has forged this message? Tell them: 'If I have forged this, the guilt of it will fall upon me, but I am not responsible for the crimes you are committing.

محمد اقبال

قَالُوا يٰنُوۡحُ قَدۡ جٰدَلۡتَنَا فَاَكۡثَرۡتَ جِدَالَنَا فَاۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا يَاۡتِيۡكُمۡ بِهِ اللّٰهُ اِنۡ شَآءَ وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَنۡفَعُكُمۡ نُصۡحِىۡۤ اِنۡ اَرَدۡتُّ اَنۡ اَنۡصَحَ
لَـكُمۡ اِنۡ كَانَ اللّٰهُ يُرِيۡدُ اَنۡ يُّغۡوِيَكُمۡ‌ؕ هُوَ رَبُّكُمۡ‌ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَؕ ﴿۳۴﴾

قومِ نوحؑ کی ہٹ دھرمی اور ان کا مجادلہ

- تمام اعتراضات کے نوح علیہ السلام نے مسکت جواب دیئے اور ہر پہلو سے ان پر حجت تمام کر دی۔ ان کی قوم کے عمائدین بحث و مناظرہ کے میدان میں بالکل پسپا ہو گئے اور نوحؑ کی ان تمام باتوں کا علمی، عقلی اور منطقی سطح پر کوئی جواب ان لوگوں سے نہ بن پڑا اور کفر و عناد پر قائم رہنے کی کوئی دلیل ان کے پاس نہ رہی وہ خواہ مخواہ ضد اور ہٹ دھرمی اور چیلنج دینے پر اتر آئے
- ان لوگوں نے کہا کہ "اے نوح، تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت کر لیا۔ اب تو بس وہ عذاب لے آؤ جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو، اگر سچے ہو"
- نوح علیہ السلام کا جواب، بھائیو! میں تو فقط رسول ہوں اور میری ذمہ داری صرف یہ ہے کہ پیغام تم تک پہنچا دوں۔ رہا عذاب الٰہی تو اس کا لانا میرے ہاتھ میں نہیں، اس کا فیصلہ اللہ کرتا ہے کہ عذاب جلدی لے آئے یا اسے کسی وقت تک موخر رکھے
- لیکن جب وہ آئے گا تو تم اس کے نزول کو نہیں روک سکتے اور نہ ہی خود کو اس میں گرفتار ہونے سے بچا سکتے ہیں اور نہ عذاب کے نازل ہونے کے بعد تم عذاب سے فرار اور اس سے چھٹکارا نہیں پا سکتے ہو۔
- اور یہ بھی کہ اگر تم نے اپنے تمیزی اختیار سے اس دعوت کو اپنی ہٹ دھرمی اور عناد کے باعث جھٹلا دیا ہے تو تمہیں میری تعلیمات اور نصیحتیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتیں، اس لیے کہ پھر تم پر سنت الٰہی کا اطلاق ہوتا ہے کہ جو جانتے بوجھتے ہوئے حق سے منہ موڑ لے، اللہ تعالیٰ اس پر حق کے دروازے بند کر دیتا ہے اور ان کے گمراہی کے فیصلے پر مہر ثبت کر دیتا ہے
- تم اِس قانونِ الٰہی سے بھی جان نہیں چھڑا سکتے، تم دائماً اس کے قبضہ قدرت میں ہو، تم سب نے اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ حساب و کتاب دینا ہے اور جزاء و سزا کا مستحق قرار پانا ہے

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰٮهُ‌ ؕ قُلۡ اِنِ افۡتَرَيۡتُهٗ فَعَلَىَّ اِجۡرَامِىۡ وَاَنَا بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تُجۡرِمُوۡنَ ۝۳۵

ایک جملۂ معترضہ (Parenthetic phrase)

- قصۂ نوح کے بیان میں روئے سخن اچانک بدل جاتا ہے بطور جملہ معترضہ اور آپ ﷺ پر بطور التفات
- حضرت نوحؑ کے ذکر کے درمیان رسول اللہ کو مخاطب کرکے فرمایا جارہا ہے کہ اے نبیؐ! یہ تمام باتیں جو ہم آپ کو بذریعہ وحی بتاتے ہیں (جیسا کہ کہ نوح علیہ السلام کا قصہ) تو اس پر مشرکین (مکہ) کہتے ہیں کہ یہ (نبیؐ) خود ان باتوں کو گھڑتے ہیں اور اللہ کی طرف منسوب کرکے ہمیں سناتے ہیں (اور ماضی کے قصے بنابنا کر ہم پر چسپاں کرتے ہیں اور ہم پر چوٹیں کرتے ہیں)
- آپ ﷺ کی زبانِ مبارک سے اس حقیقت کا اعلان کرایا گیا کہ جس افتراء پردازی (جھوٹ گھڑنے) کا الزام تم مجھ پر لگارہے ہو یہ ایک بہت بڑا جرم ہے، اگر میں نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے تو اس کا گناہ مجھ پر ہے۔
- لیکن تم اس کے دوسرے پہلو پر بھی غور کرو اگر یہ کلام واقعی اللہ کی طرف سے ہے تو اس کو جھٹلا کر تم لوگ جس جرم کے مرتکب ہورہے ہو ، اس کے نتائج بھی پھر تم کو ہی بھگتنا ہیں، میں تمہارے اس جرم سے بالکل بری ہوں
- جب ایک داعی، دعوت کا حق ادا کردے، پیغام کو ابلاغ کے ہر اسلوب سے پہنچانے کا حق ادا کردے تو داعی کے لیے آخری چارہ کار صرف یہ ہے کہ وہ یہ کہہ کر خاموش ہوجائے کہ میں اور تم دونوں حاکم اصلی کے سامنے پیش ہونے والے ہیں۔ وہاں ہر ایک کا حال کھل جائے گا اور وہ وہ یقینِ کامل کی زبان میں کلام کرکے علیحدگی اختیار کرلے
- اس جملہ معترضہ کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کے ذکر کا سلسلہ دوبارہ وہیں سے جوڑا جارہا ہے۔

وَ اُوۡحِیَ اِلٰی نُوۡحٍ اَنَّہٗ لَنۡ یُّؤۡمِنَ مِنۡ قَوۡمِکَ اِلَّا مَنۡ قَدۡ اٰمَنَ فَلَا تَبۡتَئِسۡ بِمَا کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۳۶﴾ وَ اصۡنَعِ الۡفُلۡکَ بِاَعۡیُنِنَا وَ وَحۡیِنَا وَ لَا تُخَاطِبۡنِیۡ فِی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا ۚ

وَ اُوۡحِیَ اِلٰی نُوۡحٍ - اور وحی کی گئی نوح کی طرف

اَنَّہٗ لَنۡ یُّؤۡمِنَ - کہ حقیقت یہ ہے کہ ہر گز ایمان نہ لائیں گے

مِنۡ قَوۡمِکَ اِلَّا - تمہاری قوم میں سے مگر

مَنۡ قَدۡ اٰمَنَ - وہ جو ایمان لا چکے ہیں

فَلَا تَبۡتَئِسۡ - تو آپ دل برداشتہ نہ ہوں

بِمَا کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ - بسبب اس کے جو یہ کر رہے ہیں

وَ اصۡنَعِ الۡفُلۡکَ بِاَعۡیُنِنَا - اور بناؤ کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے

وَ وَحۡیِنَا وَ لَا تُخَاطِبۡنِیۡ - اور ہماری وحی کے مطابق اور نہ بات کرنا تم مجھ سے

فِی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا - ان (کے بارے) میں جنھوں نے ظلم کیا

(ب أ س)

اِبْتَأسَ يَبْتَئِسُ ، اِبْتِئَاسًا - غم کرنا، رنجیدہ ہونا (VIII)

صَنَعَ يَصْنَعُ ، صُنْعًا - بنانا، تیار کرنا

فُلْكَ - بڑی بادبانی کشتی

خَاطَبَ يُخَاطِبُ ، مُخَاطِبَةً

آپس میں بات چیت کرنا (III)

اِنَّهُمۡ مُّغۡرَقُوۡنَ ﴿۳۷﴾ وَيَصۡنَعُ الۡفُلۡكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيۡهِ مَلَاٌ مِّنۡ قَوۡمِهٖ سَخِرُوۡا مِنۡهُ ‌ؕ قَالَ اِنۡ تَسۡخَرُوۡا مِنَّا فَاِنَّا نَسۡخَرُ مِنۡكُمۡ كَمَا تَسۡخَرُوۡنَؕ ﴿۳۸﴾

اِنَّهُمۡ مُّغۡرَقُوۡنَ - یقیناً یہ غرق کئے جانے والے ہیں

أَغْرَقَ   يُغْرِقُ ، إِغْرَاقًا ۔ ڈبو دیا جانا، غرق کیا جانا (IV)

وَيَصۡنَعُ الۡفُلۡكَ - اور بنانے لگے (نوح) کشتی

وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيۡهِ - اور جب بھی گزرتے اس کے پاس سے

مَرَّ يَمُرُّ ، مَرًّا ۔ پاس سے گذرنا

مَلَاٌ مِّنۡ قَوۡمِهٖ - سردار اس کی قوم کے

سَخِرُوۡا مِنۡهُ - تو مذاق اڑاتے اس کا

سَخِرَ يَسْخَرُ ، سَخْرًا ۔ مذاق اڑانا

قَالَ اِنۡ تَسۡخَرُوۡا مِنَّا - (تو) وہ (نوحؑ) کہتے اگر تم مذاق اڑا رہے ہو ہمارا

فَاِنَّا نَسۡخَرُ مِنۡكُمۡ - تو یقیناً ہم بھی مذاق اڑائیں گے تمہارا

كَمَا تَسۡخَرُوۡنَ - جیسے تم مذاق اڑا رہے ہو

وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي
الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ﴿٣٧﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا
تَسْخَرُونَ ﴿٣٨﴾

نوحؑ پر وحی کی گئی کہ تمہاری قوم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے بس وہ لا چکے، اب کوئی ماننے والا نہیں ہے ان کے کرتوتوں پر غم کھانا چھوڑو، اور ہماری نگرانی میں ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنانی شروع کر دو اور دیکھو، جن لوگوں نے ظلم کیا ہے اُن کے حق میں مجھ سے کوئی سفارش نہ کرنا، یہ سارے کے سارے اب ڈوبنے والے ہیں، نوحؑ کشتی بنا رہا تھا اور اس کی قوم کے سرداروں میں سے جو کوئی اس کے پاس سے گزرتا تھا وہ اس کا مذاق اڑاتا تھا اس نے کہا "اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ہم بھی تم پر ہنس رہے ہیں

It was revealed to Noah that no more of your people, other than those who already believe, will ever come to believe. So do not grieve over their deeds, and build the Ark under Our eyes and Our direction. And do not supplicate Me concerning those who have engaged in wrong-doing. They are doomed to be drowned. As Noah was building the Ark, whenever the leading men of his nation passed by him, they would scoff at him. He said: 'If you scoff at us, we too scoff at you in like manner.

وَ اُوۡحِیَ اِلٰی نُوۡحٍ اَنَّہٗ لَنۡ یُّؤۡمِنَ مِنۡ قَوۡمِکَ اِلَّا مَنۡ قَدۡ اٰمَنَ فَلَا تَبۡتَئِسۡ بِمَا کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿ۚ۳۶﴾ وَ اصۡنَعِ الۡفُلۡکَ بِاَعۡیُنِنَا وَ وَحۡیِنَا وَ لَا تُخَاطِبۡنِیۡ فِی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا ۚ اِنَّہُمۡ مُّغۡرَقُوۡنَ ﴿۳۷﴾

فیصلہ الٰہی کا وقت آ پہنچا

- ایک جملۂ معترضہ کے بعد قصہ نوح دوبارہ شروع ہوتا ہے
- نوح علیہ السلام کو دعوت دیتے ہوئے ایک طویل زمانہ (کئی صدیاں) گذر چکی ہیں، (یہ وقت کس حالت میں گذرا؟ یہ ایک پرسوز اور جانگداز داستان ہے۔ کوئی ایسا صدمہ نہیں جس سے آپ دوچار نہ ہوئے) آپ قوم سے آخری بات یقین کے درجے میں کرچکے ہیں کہ اگر تم اس دعوت کو جھٹلاتے ہو پھر ہمارے درمیان فیصلہ اللہ ہی کریگا جس نے مجھے رسول بنا کر بھیجا
- اب نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ تمہاری قوم میں سے جو دل ایمان لانے کے لیے آمادہ تھے وہ ایمان لاچکے، جو رہ گئے ان کے اندر ایمان لانے کی استعداد باقی نہیں رہی ہے۔ اب ان کی جانب سے کفر تکذیب اور خندہ واستہزاء کی کوئی پروانہ کرو
- یہ اس بات کا گویا اعلان تھا کہ اب اس قوم کا پیمانہ چھلکنے کا وقت آگیا ہے، اب فیصلہ الٰہی کا وقت آ پہنچا ہے
- آپ کو بتادیا گیا کہ اب تبلیغ کے کام سے فارغ ہو کر کشتی تیار کریں، اللہ تعالیٰ کی (۱) نگرانی یعنی حفاظت میں اور اس کی (۲) رہنمائی میں کہ آپ کو پہلے کشتی تیار کرنے کا کوئی تجربہ نہ تھا۔ یعنی اس کشتی کا نقشہ کیا ہو؟ عرض کیا ہو؟ درجات کتنے ہوں؟ مٹیریل کیسا استعمال ہو؟ جو پانی کی خوفناک موجوں کا مقابلہ کرسکے۔ ان میں سے ایک ایک بات اللہ کی طرف سے بتائی جائے گی
- اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کے اعمال کی یونہی خصوصی حفاظت و نگرانی کرتا ہے اور لمحہ بہ لمحہ رہنمائی فرماتا ہے، وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ جو لوگ ہماری خاطر جدوجہد کریں گے انہیں ہم اپنے راستے دکھائیں گے -(29:69)
- کشتی بنانے کا مقصد یہ کہ اس سرکش اور نافرمان قوم کو غرق کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سیلاب کا عذاب لے آئے -

وَاصۡنَعِ الۡفُلۡكَ بِاَعۡيُنِنَا وَوَحۡيِنَا وَلَا تُخَاطِبۡنِىۡ فِى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا‌ ۚ اِنَّهُمۡ مُّغۡرَقُوۡنَ ﴿۳۷﴾ وَيَصۡنَعُ الۡفُلۡكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيۡهِ مَلَاٌ مِّنۡ قَوۡمِهٖ سَخِرُوۡا مِنۡهُ‌ ؕ قَالَ اِنۡ تَسۡخَرُوۡا مِنَّا فَاِنَّا نَسۡخَرُ مِنۡكُمۡ كَمَا تَسۡخَرُوۡنَؕ ﴿۳۸﴾

فیصلہ الٰہی کا وقت آ پہنچا

- مسیحی علما کی تحقیق کے مطابق یہ کشتی ۵۲۵ فٹ لمبی، ۸۷ فٹ چوڑی اور ۵۲ فٹ بلند تھی اور تین منزلہ تھی (کتاب پیدائش- The Book of Genesis 6:14-16) - تفسیر ماجدی
- قرآن مجید نے ان تمام تفصیلات کو چھوڑ دیا اس لیے کہ ان تفصیلات سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، امام رازی نے فرمایا کہ یہ ساری بحثیں بیکار ہیں، اتنا جان لینا کافی ہے کہ کشتی میں اتنی گنجائش تھی کہ تمام مومنین اور جانوروں کے جوڑے سما گئے
- حضرت نوح علیہ السلام کو بتا دیا گیا کہ، اس قوم کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے اب ان منکرین میں سے کسی کے بارے میں کوئی درخواست، دعا یا سفارش وغیرہ آپ کی طرف سے نہ آئے
- آپ نے ایک بڑی کشتی بنانا شروع کی، جب آپ چند اہل ایمان کے ساتھ کشتی بنا رہے تھے تو قوم کے سرکش لوگ آتے جاتے اسے دیکھتے اور خوب مذاق اڑاتے کہ اب بوڑھے میاں دیوانے بھی ہوگئے ہیں، یہ کشتی خشکی پر چلے گی!
- نہ جاننے والی نظر، ظاہر سے ایسے ہی دھوکا کھاتی ہے جیسے ایک سرکش اور ظالم انسان کی دولت دیکھ کر، ظاہر پرست آدمی اس کو کامیاب انسان سمجھ لیتا ہے مگر جسے معلوم ہے کہ دنیا کا نظام اخلاقی قوانین پر چل رہا ہے وہ مستقبل کی تباہی کا منظر دیکھ رہا ہوتا ہے
- آپ علیہ السلام نے اس استہزاء اور لاف زنی کو بھی خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور زیادہ سے زیادہ کچھ کہا تو صرف یہ کہ آج تم ہم پر ہنس رہے ہو، وہ وقت دور نہیں جب ہم تم پر ہنسیں گے (یعنی کل تم روؤ گے) اور ہم نصرت الٰہی کے ظہور پر مسرور اور اپنے رب کے شکر گزار ہوں گے

فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ مَنۡ یَّاۡتِیۡهِ عَذَابٌ یُّخۡزِیۡهِ وَ یَحِلُّ عَلَیۡهِ عَذَابٌ مُّقِیۡمٌ ﴿۳۹﴾ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَمۡرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوۡرُ ۙ قُلۡنَا احۡمِلۡ فِیۡهَا مِنۡ کُلٍّ زَوۡجَیۡنِ اثۡنَیۡنِ

فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ - تو عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا

مَنۡ یَّاۡتِیۡهِ - کہ کس پر آتا ہے

عَذَابٌ یُّخۡزِیۡهِ - وہ عذاب، جو رسوا کرے گا

(خ ز ي) أَخْزَى يُخْزِي ، إِخْزَاءً - رسوا کرنا (IV)

وَ یَحِلُّ عَلَیۡهِ - اور رہے گا اس پر

حَلَّ يَحِلُّ ، حُلُوْلاً... نازل ہونا، کسی جگہ اترنا یا رہنا

حل تین معنی میں: (۱) کسی چیز کی گرہ کھولنا، (۲) کسی جگہ اترنا یا رہنا، (۳) کسی چیز کا جائز ہونا

عَذَابٌ مُّقِیۡمٌ - ایک قائم رہنے والا عذاب

حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَمۡرُنَا - یہاں تک کہ جب آگیا ہمارا حکم

اَمَر - حکم، فیصلہ، عذاب

وَ فَارَ التَّنُّوۡرُ - اور ابل پڑا تنور

فَارَ يَفُوْرُ ، فَوْرًا - جوش مارنا، ابل پڑنا

اردو: فور (تیزی کا مفہوم)، فوراً، فوارہ

تَنُّور: تندور۔ (فارسی میں، مٹی کا چولہا)
ایک قول کے مطابق عربی میں یہ فارسی سے آیا
ایک دوسرا قول: اس مادہ نور / نار

قُلۡنَا احۡمِلۡ فِیۡهَا - تو ہم نے کہا کہ سوار کر لو اس (کشتی) میں

مِنۡ کُلٍّ زَوۡجَیۡنِ اثۡنَیۡنِ - ہر قسم سے نر و مادہ دو دو (جانور)

وَ اَهۡلَكَ اِلَّا مَنۡ سَبَقَ عَلَيۡهِ الۡقَوۡلُ وَمَنۡ اٰمَنَ ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيۡلٌ ﴿۴۰﴾ وَقَالَ ارۡكَبُوۡا فِيۡهَا بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖٮهَا وَمُرۡسٰٮهَا ؕ اِنَّ رَبِّىۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۴۱﴾

وَ اَهۡلَكَ اِلَّا مَنۡ - اور اپنے گھر والوں کو سوائے اس کے

أهل - گھر والے

سَبَقَ عَلَيۡهِ الۡقَوۡلُ - پہلے ہو چکا جس کے خلاف فیصلہ

وَمَنۡ اٰمَنَ - اور اس کو (بھی) جو ایمان لایا

وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ - اور نہیں ایمان لائے تھے ان کے ساتھ

اِلَّا قَلِيۡلٌ - مگر بہت کم (لوگ)

وَقَالَ ارۡكَبُوۡا فِيۡهَا - اور (اللہ نے) کہا تم سوار ہو جاؤ اس میں

بِسۡمِ اللّٰهِ - (اور کہو) اللہ کے نام سے ہے

مَجۡرٖٮهَا وَمُرۡسٰٮهَا - اس کا چلنا بھی اور ٹھہرنا بھی

جَرَى يَجۡرِي ، جَرَيَانًا - چلنا، جاری رہنا

رَسَا يَرۡسُو ، رَسۡوًا - ٹھہرنا، جگہ پر جم جانا

مُرۡسىٰ - کسی جگہ ٹھہرنا، استوار ہونا

اِنَّ رَبِّىۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ - بیشک میرا رب بڑا معاف کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ
اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۰﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾

عنقریب تمہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے جو اُسے رسوا کر دے گا اور کس پر وہ بلا ٹوٹ پڑتی ہے جو ٹالے نہ ٹلے گی" یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ گیا اور وہ تنور ابل پڑا تو ہم نے کہا "ہر قسم کے جانوروں کا ایک ایک جوڑا کشتی میں رکھ لو، اپنے گھر والوں کو بھی سوائے اُن اشخاص کے جن کی نشان دہی پہلے کی جا چکی ہے اس میں سوار کرا دو اور ان لوگوں کو بھی بٹھا لو جو ایمان لائے ہیں" اور تھوڑے ہی لوگ تھے جو نوحؑ کے ساتھ ایمان لائے تھے۔ نوحؑ نے کہا "سوار ہو جاؤ اِس میں، اللہ ہی کے نام سے ہے اس کا چلنا بھی اور اس کا ٹھہرنا بھی، میرا رب بڑا غفور و رحیم ہے"

You will come to know who will be struck by a humiliating chastisement, and who will be subjected to an unceasing torment. Thus it was until Our command came to pass and the oven boiled over. We said: 'Take into the Ark a pair of every species; and take your own family except those who have already been declared (as unworthy); and also take everyone who believes. But those who, along with him, had believed were indeed just a few. Noah said: ' Embark in it. In the name of Allah is its sailing and its anchorage. My Lord is Ever Forgiving, Most Merciful.

محمد اقبال

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ۭ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝۴۰

عذاب کی آمد

- حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ جب آپ یہ دیکھیں کہ آپ کے گھر کے تنور سے پانی ابلنے لگا تو سمجھ لیں کہ طوفان آگیا (یہ اللہ نے نوحؑ کے لیے اس عذاب کی آمد کی نشانی مقرر فرمائی)
- طوفان کا آغاز ہوتے ہی یا اس سے پہلے نوح علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ (تمام اہل ایمان جو ایک قلیل تعداد میں تھے) اور ہر طرح کے جانوروں کا ایک ایک جوڑا کشتی میں سوار کرلو۔ اپنے گھر والوں کو بھی۔ ہاں ان میں سے جن کے بارے میں اللہ کا فیصلہ پہلے صادر ہوچکا ہے انھیں سوار کرنے کی اجازت نہیں (یہ استثنائی حکم آپؑ کی ایک بیوی اور آپ کے بیٹے "یام" (کنعان) کے بارے میں تھا جو ایمان نہیں لائے)
- قتادہ اور ابن جریر کے قول کے مطابق اہل ایمان کی تعداد آٹھ جب کہ ابن عباس کے قول کے مطابق ان کی تعداد اسی (۸۰) تھی
- ان ایمان لانے والوں میں ایک شخص جرہم بھی تھا، جس کے نام سے قبیلہ جرہم مشہور ہوا جو ہاجرہ اور اسماعیل کے بعد مکہ مکرمہ میں آکر آباد ہوگیا تھا (تفسیر تیسرالرحمٰن لبیان القرآن)
- بالاخر وہ وقتِ موعود آگیا، کشتی تیارر ہو چکی تھی، خدا کے حکم سے طوفانی ہوائیں چلنے لگی، تنور ابل پڑا، زمین سے پانی کے دہانے پھوٹ پڑے۔ اوپر سے مسلسل بارش ہونے لگی (اللہ نے اپنے لشکروں میں سے ایک لشکری (پانی) کو حکم دیا کہ اپنے بند کھول دے) اور زمین پانی سے بھر گئی (فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ (۱۱) وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ (۱۲)۔القمر ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے جن سے لگاتار بارش برسنے لگی اور زمین کو پھاڑ دیا کہ ہر طرف چشمے پھوٹ نکلے اور یہ دونوں طرح کے پانی اس کام کو پورا کرنے کے لیے مل گئے جو مقدر کر دیا گیا تھا

وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾

مومن کی مرکز نگاہ

- زیر زمین پانی کی سطح اس قدر بلند ہو گئی کہ ہر طرف سے پر جوش چشمے ابل پڑے، یوں زمین و آسمان کا پانی آپس میں مل گیا اور زمین، پہاڑ، دشت، بیابان اور درہ غرض ہر جگہ پانی جاری ہو گیا، بہت جلد زمین کی سطح ایک سمندر کی صورت اختیار کر گئی، تیز ہوئیں چلنے لگیں جن کی وجہ سے پانی میں کوہ پیکر موجیں امنڈنے لگیں، اس پر اب کشتی تیرنے لگی
- کشتی کے مسافر اس بحر بیکراں سے محفوظ — لیکن ایک مومن کا اصل سہارا اللہ کی ذات، اس کا اصل بھروسہ اسباب پر نہیں مسبّب الاسباب پر ہوتا ہے — وہ عالم اسباب میں ساری تدابیر قانون فطرت کے مطابق اسی طرح اختیار کرتا ہے جس طرح اہل دنیا کرتے ہیں، مگر اس کا بھروسہ ان تدبیروں پر نہیں بلکہ اللہ پر ہوتا ہے۔ اسی کا اعلان حضرت نوح علیہ السلام نے کیا اور اللہ تعالیٰ نے بطورِ خاص اس کا ذکر فرمایا
- فرمایا اللہ کے نام سے کشتی میں قدم رکھو ہمارے لیے اصل سہارا وہی ہے۔ اس کے چاہنے سے ہی کشتی تیر سکتی ہے اور وہ اگر نہ چاہے تو اس کے تیرنے کی کوئی ضمانت نہیں۔ بڑے بڑے بحری جہاز ڈوب جاتے ہیں اور اگر اللہ بچانا چاہے تو کشتی کا ایک ٹوٹا ہوا تختہ اپنے اوپر سوار مسافروں کو بچا لیتا ہے۔
- یہی عقیدہ ایک مومن کی حقیقی قوت ہے۔ چنانچہ اسی کا نام لے کر وہ اس کشتی میں سوار ہوئے کہ اللہ ہی کے نام سے اس کشتی کا چلنا ہے اور لنگر انداز ہونا ہے۔ یہ اس کی بے پایاں رحمت ہے کہ آج اس نے ہمیں ایمان کی توفیق بخشی اور اس عذاب سے ہمیں محفوظ فرمایا۔

اضافی مواد

Reference Material

سورة هود

قصۂ نوح علیہ السلام سے متعلق اضافی مواد اس قصے کے اختتام پر (سورة هود حصہ ۵ میں) ملاحظہ کیجئے